کام سے پہلے اجرت دینے کی شرط پر اس میں کمی کروانا

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12229

تاریخ اجراء: 09 ذوالقعدۃ الحرام 1443 ھ/09 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم کپڑا ڈائنگ (یعنی رنگ) کرواتے ہیں، اس کا مارکیٹ ریٹ مثلاً: ایک کپڑے کا دس (10) روپے ہے، ہم اس سے کہتے ہیں کہ آپ ہمیں نو (09) روپے فی کپڑا لگائیں، ہم آپ کو اجرت ایڈوانس دیں گے، تو اس کا شرعی حکم کیا ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عقدِ اجارہ میں جن چیزوں سے اجرت کا استحقاق ہوتا ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اجرت پیشگی دینا مشروط ہو، لہٰذا کپڑا رنگنے والے سے اجرت میں کمی کروانا اور ایڈوانس اجرت دینے کی شرط لگانا شرعی اعتبار سے جائز ہے اور سود میں داخل نہیں کہ یہ دیا جانے والا ایڈوانس قرض نہیں، بلکہ اجرت ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی چیز نقد میں سستی اور ادھار میں مہنگی بیچنا کہ اس کے متعلق فقہاء نے صراحت فرمائی کہ یہ سود میں داخل نہیں۔

ہدایہ شریف میں ہے: "الاجرۃ لاتجب بالعقد وتستحق باحدی معانی ثلاثۃ اما بشرط التعجیل او بالتعجیل من غیر شرط او باستیفاء المعقود علیہ" یعنی محض عقد سے اجرت واجب نہیں ہوتی، بلکہ تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز پائی جائے، تو اجرت کا استحقاق ہو گا، یا تو پیشگی دینے کی شرط لگائی ہو یا بلا شرط ہی پیشگی اجرت دے دی یا کام پورا ہو گیا۔ (ھدایہ آخرین، صفحہ 297، مطبوعہ لاھور)

درر الحکام شرح مجلہ میں ہے: "ان الاجارۃ عقد معاوضۃ فلا یکون شرط التعجیل فی الاجرۃ مخالفا لمقتضی العقد" یعنی اجارہ عقدِ معاوضہ ہے، تو اجرت میں تعجیل کی شرط لگانا مقتضائے عقد کے خلاف نہیں ہو گا۔ (درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد 1، صفحہ 531، مطبوعہ بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"ان شرط فیه تعجیل البدل فعلی المستاجر تعجیلها والابتداء بتسلیمها سواء کان ماوقع علیه الاجارة شیئا ینتفع بعینه کالدار والدابة وعبدالخدمة او کان صانعا او عاملا ینتفع بصنعته او عمله کالخیاط والقصار والصباغ والاسکاف"یعنی اگر پیشگی بدل کی شرط لگائی، تو مستاجر پر پیشگی اجرت دینا اور رقم حوالے کرنا لازم ہے، خواہ جس چیز پر اجارہ ہو العینہ اسی سے انتفاع حاصل کیا جائے، جیسے: گھر ، جانور، خادم یا پھر وہ صانع یا عامل ہو کہ اس کی صنعت اور کام سے انتفاع کیا جائے، جیسے: درزی، دھوبی، رنگریز اور موچی۔(بدائع الصنائع، جلد6، صفحہ41، مطبوعہ بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"الاجرة فی الاجارات معتبرة بالثمن فی البیاعات لان کل واحد من العقدین معاوضة المال بالمال"یعنی اجارہ میں اجرت کو بیع میں ثمن پر قیاس کیا جائے گا، کیونکہ ان میں سے ہر ایک معاوضۃ المال بالمال ہے۔(بدائع الصنائع، جلد6، صفحہ19، 18، مطبوعہ بیروت)

ایک ہی چیز نقد میں سستی اور ادھار میں مہنگی بیچنے کے متعلق فتح القدیر میں ہے:"ان کون الثمن علی تقدیر النقد الفا وعلی تقدیر النسیئة الفین لیس فی معنی الربا" یعنی کسی چیز کی قیمت نقد کی صورت میں ایک ہزار اور ادھار کی صورت میں دو ہزار ہو، تو یہ سود کے معنی میں داخل نہیں۔(فتح القدیر، جلد6، صفحہ410، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net